بیان

مجلس نظماء حلقہ اتر پردیش

بیان

مجلس نظماء حلقہ اتر پردیش

شعبۂ نشر و اشاعت
جماعت اسلامی ہند اتر پردیش
بارود خانہ ـــــ لکھنؤ

بیان

مجلس نظما حلقہ اترپردیش

شعبۂ نشر و اشاعت
جماعت اسلامی ہند اترپردیش
بارود خانہ ــــــ لکھنؤ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

جماعت اسلامی ہند حلقہ اتر پردیش کے نظمائے ڈویژن اور نظمائے شعبہ جات کا حسب معمول سہ ماہی اجتماع ۱۹، ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء کو زیر صدارت جناب سید حامد حسین صاحب امیر حلقہ اتر پردیش، جماعت کے صوبائی دفتر واقع بارود خانہ لکھنؤ میں منعقد ہوا جس میں شوریٰ کے بعض ارکان بھی موجود تھے۔ اس اجتماع میں صوبائی جماعت کے داخلی اور تنظیمی مسائل کے علاوہ کانگریس کا وہ رزولیوشن بھی زیر غور آیا جس میں جماعت پر فرقہ پرست اور نیم فوجی تنظیم ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے اور آر۔ ایس۔ ایس کے ساتھ جماعت کو بھی جوڑ دیا گیا ہے۔ اس کے ذیل میں جماعت کے ذمہ داران کی اس مجلس نے متفقہ طور پر حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

عبد الغفار ندوی

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت

جماعت اسلامی ہند اتر پردیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیان

مجلس نظماء جماعت اسلامی ہند اتر پردیش

جماعت اسلامی ہند تقریباً ۳۰ سال سے اس ملک میں خدا پرستی کی دعوت پیش کر رہی ہے اس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اس ملک اور دنیا کے تمام ملکوں کے انسان اللہ کے بندے اور اس کے پروردہ ہیں، اللہ ہی سب انسانوں کا اور پوری کائنات کا لاشریک فرماں روا ہے اس لئے نوع انسانی کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ صحیح نہیں ہے کہ وہ اپنی پوری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ کی بندگی اختیار کرے اور زندگی کے جملہ امور و معاملات میں اس کے قانون کی پیروی کرے۔ تمام انسانوں کو ایک دن مالک حقیقی کے سامنے حاضر ہونا اور ایک ایک قول و عمل کا حساب دینا ہے، پھر آخرت کی ابدی زندگی میں جزا یا سزا پانا ہے۔ اس حقیقت واقعی کا تقاضا یہ ہے کہ ہر انسان اور انسانوں کا ہر گروہ پورے اخلاص اور یکسوئی کے ساتھ اللہ کی بندگی اور اس قانون کی پیروی کا راستہ اختیار کرے جو اس نے مختلف زمانوں اور ملکوں میں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ انسانوں کے پاس بھیجا ہے جس کا آخری اور مکمل اڈیشن قرآن مجید اور سنت محمدیؐ کی شکل میں موجود ہے۔

آخرت کی کامرانی سے پہلے دنیا میں انسانی مسائل کے کامیاب حل، سماج کی صحیح تعمیر اور ریاست کی صحیح خطوط پر تشکیل کے لئے بھی ناگزیر ہے کہ ہم اللہ کے قانون کی طرف رجوع کریں اور اسی کی ہدایت و رہنمائی کے تحت اپنی زندگی کا پورا نقشہ مرتب کریں۔

آزادی کے بعد کے ۲۴ سال نے جماعت اسلامی کی دعوت کی ضرورت اور اس کی حقانیت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے کیونکہ خدا کے قانون سے بے نیاز ہو کر تعمیر جدید کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان کے نتیجہ میں ملک نے بلاشبہ مادی اور سائنسی پہلوؤں سے ترقی کی ہے لیکن سیرت و کردار، اتحاد و یکجہتی اور انسانیت و اخلاق کے پہلو سے ہم شدید ترین بحران سے دوچار ہیں۔ اور ہمارے رہنما خدائی قانون سے بے نیاز ہو کر ملک کو اوپر اٹھانے کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں ان سے روز بروز اس بحران میں اضافہ ہو رہا ہے افراد سے لے کر پارٹیوں اور ان کے ذمہ داروں اور ارباب حکومت و اقتدار تک ہر جگہ سیرت و کردار اور اصول کا فقدان ہے، فرقہ وارانہ منافرت، لسانی تعصبات اور علاقائی جھگڑے ملک کو تیزی کے ساتھ انارکی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ فرقہ وارانہ اور طبقاتی فسادات کے موقع پر بڑے دکھ کے ساتھ یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ انسانی جان و مال اور عزت و آبرو بالفاظ دیگر انسانیت کی گویا کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہی یہ صورت حال اس بات کا براہ راست نتیجہ ہے کہ ایک طرف افراد کے دل و دماغ سے خدا پر یقین، اس کے حضور جوابدہی کا احساس اور اس کے عذاب کا خوف کم سے کم تر ہوتا چلا گیا ہے۔ دوسری طرف سیاسی و اجتماعی زندگی کی پوری تعمیر اس طرح کی گئی کہ اس میں خدا کے قانون اور اخلاقی اقدار کا کوئی سوال بیچ میں نہیں آتا ہے۔

جماعت اسلامی ہند اپنی دعوت مسلمان اور غیر مسلمین دونوں کے سامنے پیش کرتی رہی ہے، وہ مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کرتی رہی کہ غیر مسلموں کے حریف بننے اور سیاسی و معاشی حقوق کے لئے کشمکش کرنے کے بجائے وہ اللہ کے دین کے دئیے ہوئے نقشہ کے مطابق انسانیت اور اخلاق کا نمونہ بنیں، دوسروں کے کام آئیں اور ان کے سامنے

خدا کا بھیجا ہوا وہ نظام زندگی رکھیں جو باشندگان ملک کے تمام ہی مسئلوں کا حقیقی حل اور ان کی نجات کا ضامن ہے۔ غیر مسلمین کو یہ دعوت دیتی رہی کہ وہ بھی خدا پرستی اور قانون الٰہی کی پیروی کی طرف پلٹیں ملک کی سیاسی اور اجتماعی زندگی کی تعمیر روحانی قدروں اور اخلاقی اصول پر کریں اور طبقاتی لسانی اور فرقہ وارانہ تنازعات سے بلند ہو کر اللہ کی بندگی اور وحدت انسانیت کی بنیاد پر ہندوستانی سماج کی تعمیر و تشکیل میں لگ جائیں۔ وہ یہاں کی مختلف پارٹیوں سے بھی اپیل کرتی رہی ہے کہ وہ اپنے پروگرام اور اصولوں کی ترویج کے لئے افہام و تفہیم اور تبادلہ خیال کے پرامن اور تعمیری طریقے اختیار کریں اور کسی طرح تشدد و جارحیت کے قریب نہ پھٹکیں۔

جماعت اسلامی ہند اپنے اس پیغام کو پہنچانے کے لئے خود بھی پرامن، تعمیری اور غیر فرقہ وارانہ طریقے اختیار کرتی رہی ہے اور مسلمانوں کو بھی مشورہ دیتی رہی کہ وہ فرقہ وارانہ اشتعال اور منافرت سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں بلکہ محبت اور پریم کے ساتھ اللہ کے بندوں تک اللہ کا پیغام پہنچائیں۔

یہ ہے جماعت اسلامی ہند کی دعوت اور اس کا طریقہ کار اس کی تیس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت نے اپنے اصولوں اور طریق کار سے کبھی بھی سر مو انحراف نہیں کیا اور اس نے کبھی بھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا جو فرقہ وارانہ، جارحانہ یا تخریبی ہو۔ ان حالات میں کانگریس کمیٹی کا وہ رزولیوشن جس میں جماعت اسلامی کو آر۔ایس۔ایس کے ساتھ فرقہ دارانہ نیم فوجی تنظیم کہا گیا ہے، ان تمام لوگوں کے نزدیک انتہائی مضحکہ خیز اور سراسر بے بنیاد ہے۔ جو لوگ کچھ بھی باخبر ہیں۔

یہ مجلس، جماعت اسلامی اتر پردیش کے ارکان اور کارکنوں کو متوجہ کرتی ہے

کہ اس موقع پر وہ جماعت اسلامی کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ مسلمانوں اور غیر مسلموں تک پہنچائیں تاکہ لوگوں کے سامنے جماعت کی صحیح تصویر آسکے اور خود غرض اور بے کردار سیاست دانوں اور ارباب اقتدار کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا پردہ چاک ہو سکے۔

یہ مجلس مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ جماعت کے خلاف اس مکروہ پروپگنڈہ کا پردہ چاک کریں اور غیر مسلموں اور ارباب اقتدار پر واضح کریں کہ جماعت نہ تو نیم فوجی ہے۔ نہ ہی فرقہ وارانہ اور جماعت کو نیم فوجی اور فرقہ وار قرار دے کر اس پر پابندی لگانا انصاف کا خون کرنے اور مسلمانوں پر ظلم ڈھانے کی مترادف ہے۔

یہ مجلس تمام انصاف پسند غیر مسلموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بھی جماعت کے خلاف اس غلط پروپگنڈے اور غلط الزام کی مذمت کریں اور حکومت پر واضح کردیں کہ جماعت کے سلسلے میں ان کا یہ چارج نادانی پر مبنی اور یہ اقدام غلط اور ظالمانہ ہے۔

یہ مجلس حکومت کو اس کی ذمہ داری یاد دلاتی ہے۔ حکومت کا بنیادی فریضہ یہ ہے کہ وہ عدل و انصاف قائم کرے اور پبلک کی جان و مال آبرو اور آزادی کا تحفظ کرے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت مسلمانوں کے سلسلے میں خصوصیت سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں ناکام رہی ہے اور اب وہ فسادات کے سد باب اور مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کے لئے جماعت اسلامی کو نیم فوجی اور فرقہ وار قرار دے کر اس پر پابندی لگا کر مسلمانوں پر ایک اور ظلم ڈھانا چاہتی ہے اگر جماعت نیم فوجی اور فرقہ وار ہوتی تو بات دوسری تھی۔ لیکن ہر شخص جو جماعت کو

جانتا ہے، باخبر ہے کہ یہ الزام بے بنیاد ہے،

یہ مجلس ذمہ داران حکومت کو متوجہ کرتی ہے کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ جماعت کو اس کے لٹریچر، اس کے دستور اور عملی ریکارڈ سے سمجھے، اور جماعت کے ذمہ داروں سے گفتگو کرے اور جماعت پر عائد کئے ہوئے الزام کو واپس لے۔